



Al-Absar (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)

ISSN: 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)

Published by: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.  
Volume 01, Issue 02, July-December 2022, PP: 17-30

DOI: <https://doi.org/10.52461/al-abr.v1i2.1318>

Open Access at: <https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about>

خواجہ سراء اور LGBTQ+ میں فرق، تاریخ اور متنازعہ ٹرانس جینڈر ایکٹ پاکستان

***Difference between Transgender & LGBTQ+, History & Controversial  
Transgender Act in Pakistan***

**Muhammad Tahir Akbar**

Representative: Daily Baithak Multan

**Abstract**



*Most people especially in Pakistan consider, every transgender to be a part of the International LGBTQ+ movement. In the past, opportunities were available to Trans genders to lead a dignified life. Apart from the excellent jobs in the Courts & Places of the rulers & government officials in the sub-continent (Indo-Pak). He also had a prestigious position in the society. But in present Age, unlike other disabled people in the society, they are forced to live a very humiliating & difficult life.*

*In the decision of the Supreme Court of Pakistan on September 25, 2012, it was said that Trans genders have all the rights guaranteed by the constitutions. So, they can lead a normal life like other members of the society. This petition was filed by Islamic Jurist Dr. Muhammad Aslam Khaki. In light of the Supreme Court's decision, The National Assembly of Pakistan, passed the Trans gender persons protection of rights bill in May, 08, 2018. But due to the inclusion of a controversial clause in it, the entire bill became controversial. Although, it was rejected by all political parties in National Assembly in September 28, 2022. It is also worth mentioning that if medical facilities are available to Trans genders till the age of puberty. Then, they do not remain Trans gender but become male or female. The article under review is written in this context.*

**Keywords**

*Transgender, LGBTQ+, Supreme Court, National Assembly*



All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by-nc/4.0/)

## 1. موضوع کا دائرہ کار و تعارف

لغت کے مطابق توران میں خواجہ " سردار " کو کہتے ہیں اور خواجہ سراس غلام یا نامرد کو کہا جاتا تھا جو گھر میں یا دربار میں کام کرتا ہو۔ یہ امیروں اور بادشاہوں کے زنانہ محل کی درباری بھی کرتے تھے اور زنانہ میں آنے جانے کی بھی اجازت ہوتی تھی۔ ان کو محلی بھی کہا جاتا تھا۔ خواجہ سراس کے دیگر ناموں میں ہجڑا، منخت، خسرہ، کھسرا اور دیگر نام شامل ہیں۔ اردو کی طرح انگریزی میں بھی بہت سے نام ہیں۔ پہلے Eunuchs کا نام معروف تھا۔ لیکن عصر حاضر میں Transgender کے نام سے زیادہ معروف ہیں۔ دیگر ناموں میں Unisexual, A gender, Gender less جیسے نام شامل ہیں۔

## 2. ٹرانس جینڈر کی شناخت

یہ بات سائنسی طور پر ثابت شدہ ہے کہ حمل کے ابتدائی تین ماہ میں جنس کی شناخت نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس وقت ایسبرویو فیٹس صرف زنانہ صفات کا حامل ہوتا ہے<sup>1</sup>۔ چوتھے ماہ میں ایک مرد کے جنسی اعضاء نشوونما پاتے ہیں اور زنانہ صفات ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات بچے یا بچی کے جنسی اعضاء پوری طرح نشوونما نہیں پاسکتے ایسے بچے ٹرانس جینڈر کہلاتے ہیں، دوسری صورت یہ ہے کہ بعض صورتوں میں مردانہ عضو ظاہر ہوجانے کے باوجود زنانہ عضو سے مشابہت بھی موجود رہتی ہے یعنی زنانہ اور مردانہ دونوں طرح کے جنسی اعضاء موجود ہوتے ہیں۔ موجودہ سائنسی دور میں اگر مذکورہ تینوں اقسام کے بچوں کو طبی سہولیات میسر آجائیں تو معمول کے چیک اپ اور آپریشن سے اس طرح کے ٹرانس جینڈر جن بچوں میں بچہ دانی موجود ہوتی ہے انہیں عورت بنایا جاسکتا ہے اور مردانہ عضو ختم ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس طرح کے ٹرانس جینڈر جن بچوں کے پیٹ میں خسیے موجود ہوں انہیں مرد بنایا جاسکتا ہے اور زنانہ صفات ختم کی جاسکتی ہیں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مرد کے خسیے اور عضو مخصوصہ نشوونما نہیں پاتے اور پیٹ کے نچلے حصہ کے اندر رہ جاتے ہیں جبکہ بظاہر جنسی عضو کی شہادت زنانہ ہوتی ہے لیکن ان میں بچہ دانی موجود نہیں ہوتی، اس کے باوجود ایسے بچے کے والدین اسے لڑکی ہی سمجھتے ہیں اور معاشرے میں وہ ایک لڑکی کے طور پر نشوونما پاتے ہیں۔ ایسے کچھ بچے بلوغت کی عمر میں پیٹ کے نچلے حصے میں شدید درد محسوس کرتے ہیں اور اگر خوش قسمتی سے انہیں درست طبی سہولیات مل جائیں تو ٹرانس جینڈر سے مرد بن جاتے ہیں لیکن ہمارے معاشرے میں یہی سمجھا جاتا ہے کہ وہ عورت سے مرد بن گئے ہیں۔

### 2.1 مرد یا عورت کا جان بوجھ کر ٹرانس جینڈر بننا اور رسول اللہ ﷺ کی تشبیہ

ٹرانس جینڈر کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو جان بوجھ کر ٹرانس جینڈر کی صف میں شامل ہوتے ہیں حالانکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں مرد یا عورت پیدا کیا ہوتا ہے لیکن بلوغت کی عمر میں والدین کی لاپرواہی یا کسی بھی وجہ سے ان میں جنس مخالف جیسے

احساسات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ مخالف جنس یا ٹرانس جینڈرز کی شباهت اختیار کر لیتے ہیں اور ان ہی میں شامل ہو کر ذلت آمیز زندگی گزارتے ہیں۔ حالانکہ عصر حاضر میں ایسے افراد کا نفسیاتی علاج ہونا نہایت آسان ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی بچہ یا بچی میں ضد، نافرمانی، کابلی، چڑچڑاپن کے حوالہ سے طبی و نفسیاتی علاج بذریعہ کونسلنگ اور سائیکو تھراپی ممکن ہے اسی طرح مخالف جیسے احساسات کے پیدا ہو جانے کا علاج بھی نہایت آسان ہے اور ظاہر ہے کہ اپنے بچوں میں اس طرح کے جذبات پیدا ہو جانے پر ان کا بذریعہ کونسلنگ و سائیکو تھراپی علاج کرنا والدین اور حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اور مذکورہ ایکٹ<sup>2</sup> میں اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایسے مردوں اور عورتوں پر لعنت کی ہے جو جنس مخالف کی شباهت اختیار کرتے ہیں۔ یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں میں اس طرح کے جذبات پیدا نہ ہونے دیں، بعض اوقات ناچ گانا، رومانوی ماحول اور بچوں کا جنس مخالف کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کے سبب، اس طرح کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسے معاملات پر نہایت سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ صحیح بخاری سمیت کتب احادیث میں آیا ہے!

عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخْتَلِينَ مِنَ الرِّجَالِ، وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ، وَقَالَ أَخْرَجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ، وَأَخْرَجَ فُلَانًا، وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا<sup>3</sup>۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو مختل (خواجہ سرا) بنتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مرد بنیں اور آپ ﷺ نے فرمایا! کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور نبی کریم ﷺ نے فلاں کو گھر سے نکالا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فلاں کو گھر سے نکالا تھا۔

مذکورہ بالا حدیث پر غور و فکر اور تدبیر کے نتیجے میں علم ہوتا ہے کہ بچوں میں جنس مخالف جیسے جذبات و احساسات پیدا نہ ہونے دینا والدین کی ذمہ داری ہے، یہاں تک کہ اگر ان کی اصلاح کے حوالہ سے انہیں گھر سے بھی نکالنا پڑ جائے جو والدین کے لئے نہایت مشکل کام ہے تو اس کی بھی اجازت ہے لیکن معاشرے میں اس طرح کے جذبات کو پھیلنے کا موقع نہیں دینا چاہیے۔ جبکہ عصر حاضر میں ایسے بچوں کا نفسیاتی علاج نہایت آسان ہے۔

## 2.2 ٹرانس جینڈرز یا صنف مخالف جیسے احساسات رکھنے والوں کا طبی و نفسیاتی علاج

اگر ٹرانس جینڈرز بچوں کا کم عمری میں علاج ہو جائے تو وہ بہت سے مسائل اور مشکلات سے بچ جاتے ہیں۔ لیکن بلوغت کی عمر میں علاج ہونے کی صورت میں بذریعہ سرجری علاج کے ساتھ ان کی کونسلنگ اور سائیکو تھراپی بھی ضروری ہوتی ہے۔ کیونکہ سرجری اور دیگر طبی علاج سے جنسی اعضاء کی درستگی، چہرہ پر بالوں کی موجودگی یا غیر موجودگی کا علاج، آواز کے بھاری پن یا بارک ہونے کا علاج، چھاتیوں کا بھاری یا ختم کرنے کے حوالہ سے علاج تو ہو سکتے ہیں، لیکن ایسے بچوں کے نفسیاتی و روحانی علاج کے لئے

بذریعہ کونسلنگ و سائیکو تھراپی علاج ہونا بھی ضروری ہوتا ہے اور پاکستان کے مذکور متنازعہ بل میں ان تمام چیزوں کا بھی جائزہ لیا گیا تھا کہ حکومت کی جانب سے ایسے بچوں کو مفت طبی (سرجری و تھراپی) کی سہولیات بھی دی جائیں۔

### 3. معاشرے میں خواجہ سرا کی زندگی اور مذکور متنازعہ بل کا پس منظر

معاشرے میں موجود دیگر معذور یا خصوصی افراد کے برعکس، ٹرانس جینڈر (خواجہ سرا) نہایت ذلت آمیز زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ ان کے پاس زندگی گزارنے کے لئے صرف تین ہی ذلت آمیز راستے ہیں پہلے نمبر پر مجرے اور رقص کر کے پیسے کمانا، دوسرے نمبر پر جسم فروشی اور تیسرے نمبر پر بھیک مانگ کر زندگی بسر کرنا۔ معاشرے میں انہیں تعلیم کا حق نہیں دیا جاتا، سکول و کالج کی تعلیم تو ایک طرف، انہیں مدارس میں قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کا بھی حق نہیں دیا جاتا۔ ملازمت کرنے کا حق نہیں دیا جاتا، کاروبار کرنے کا حق نہیں دیا جاتا، مزدوری کرنے کا حق نہیں دیا جاتا، مساجد میں عبادت کا حق نہیں دیا جاتا، اپنے حقوق کے لئے آواز اٹھانے کا حق نہیں دیا جاتا، وہ نارمل انسانوں میں بیٹھے نہیں سکتے، اظہار رائے نہیں کر سکتے، ان کی حیثیت صرف اچھوت کی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اتنے مجبور ہیں کہ وہ اپنے ساتھ ہونے والی جنسی زیادتیوں کے خلاف بھی آواز نہیں اٹھا سکتے۔ یہ سب اس معاشرے میں ہو رہا ہے جس میں قریباً پچانوے فی صد لوگ ایک ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جس میں جانوروں کو بھی خصوصی حقوق حاصل ہیں۔

جس کے پس منظر میں 25 ستمبر 2012ء کو سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے۔ جس میں کہا گیا کہ خواجہ سراؤں کو وہ تمام حقوق حاصل ہیں جن کی آئین ضمانت دیتا ہے، خواجہ سرا معاشرے کے دیگر افراد کی طرح حسب معمول زندگی گزار سکتے ہیں۔ یہ فیصلہ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری، جسٹس جواد ایس خواجہ اور جسٹس خلیجی عارف حسین پر مشتمل تین رکنی بینچ نے سنایا تھا جبکہ یہ درخواست اسلامی ماہر قانون ڈاکٹر محمد اسلم خاکی کی طرف سے دائر کی گئی تھی، جس میں ٹرانس جینڈر بچوں کی آزادی کی درخواست کی گئی تھی تاکہ وہ بھیک مانگنے، ناچنے اور جسم فروشی کی بجائے باعزت طریقے سے زندگی بسر کر سکیں۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں قومی اسمبلی نے 2018ء میں ٹرانس جینڈر (خواجہ سرا) کو قانونی شناخت دینے کے لئے ٹرانس جینڈر پرسنر پروٹیکشن آف رائٹس بل منظور کیا جس نے تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد 8 مئی 2018ء کو ایکٹ<sup>4</sup> کی شکل اختیار کی اور پورے ملک میں لاگو ہوا۔

### 3.1 ٹرانس جینڈر بل کے چند اہم نکات پر بحث

ٹرانس جینڈر پرسنر پروٹیکشن آف رائٹس بل بنیادی طور پر خواجہ سراؤں کے سکولوں، کام کی جگہ، نقل و حمل کے عوامی طریقوں، ڈرائیونگ لائسنس، پاسپورٹ اور طبی دیکھ بھال حاصل کرنے کے دوران امتیازی سلوک سے منع کرتا ہے نیز یہ قانون انہیں ووٹ دینے یا کسی عہدے کے لئے انتخاب لڑنے کا حق دینے اور ان کی منتخب جنس کے مطابق وراثت میں ان کے حقوق

کا تعین کرنے اور حکومت کو جیلوں یا حوالا توں میں خواجہ سرائوں کے لئے مخصوص جگہیں اور پروٹیکشن سینٹرز اور سیف ہاؤسز قائم کرنے کا پابند بناتا ہے۔ اس میں خواجہ سرائوں کو ہر اسماں کرنے یا ان سے بھیک منگوانے والوں پر پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا بھی متعین کی گئی۔

لیکن اس بل میں ایک متنازعہ شق شامل ہونے کی وجہ سے یہ متنازعہ ہوا۔ اس بل کی متنازعہ شق یہ ہے کہ جنس کی تبدیلی کا اختیار خود فرد کو دے دیا گیا اور اس میں ٹرانس جینڈر (خواجہ سرا) کی بھی کوئی قید نہیں رکھی گئی یعنی اب کوئی بھی شخص چاہے وہ مرد ہے، عورت ہے یا تیسری جنس (خواجہ سرا) بغیر کسی طبی وجہ کے اپنی جنس تبدیل کرانا چاہتا ہے تو وہ بغیر کسی میڈیکل کے جنس تبدیل کر سکتا ہے۔ یوں ایک مرد محض نادر میں جنس تبدیلی کی درخواست دے کر کے اپنی شناخت تبدیل کر کے عورتوں والے حقوق حاصل کر سکتا ہے، یوں معاشرے کے افراد کو اس مرد کو عورت ہی سمجھنا پڑے گا اور اس مرد کو قانونی طور پر عورت کے حقوق حاصل ہوں گے۔ اسی طرح ایک عورت بھی بغیر کسی میڈیکل کے نادر کو ایک درخواست دے کر اپنی جنس تبدیل کر سکتی ہے، یوں وہ قانونی طور پر مردوں کے حقوق حاصل کر سکتی ہے۔ مرد اور عورت کی طرح چونکہ ٹرانس جینڈر (خواجہ سرائوں) کی بھی دو اقسام ہوتی ہیں، کچھ مرد خواجہ سرا ہوتے ہیں جن کے جنسی اعضاء مردوں والے ہوتے ہیں جبکہ کچھ خواتین خواجہ سرا ہوتی ہیں جن کے جنسی اعضاء خواتین والے ہوتے ہیں، انہیں بھی یہ حق دیا گیا کہ وہ بھی بغیر کسی میڈیکل کے جنس تبدیلی کی درخواست دے سکتے ہیں۔ حالانکہ بغیر کسی میڈیکل کے اس طرح مرد کے عورت بن جانے سے اور عورت کے مرد بن جانے سے نہ صرف وراثت کے مسائل پیدا ہوں گے بلکہ مستقبل میں معاشرے میں ایک بگاڑ آئے گا اور خاندانی نظام ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گا۔ اس طرح کے گھمبیر مسائل بھی پیش آسکتے ہیں کہ ایک مرد جو حقیقت میں تو مرد ہو گا لیکن نادر میں بطور عورت رجسٹرڈ ہو کر خواتین کے مخصوص پارکس، خواتین کے تعلیمی اداروں تک رسائی حاصل کر سکتا ہے، یہاں تک کہ مرد کی مرد سے اور عورت کی عورت سے شادی کے واقعات کے پیش آنے کا بھی خطرہ موجود ہے۔

### 3.2 متنازعہ ٹرانس جینڈر ایکٹ کی معطلی

2018ء میں ن لیگ کی حکومت میں ٹرانس جینڈر یا خواجہ سرائوں (کے حقوق کے تحفظ) کا بل پاس ہوا۔ لیکن اس بل میں ایک غلط شق شامل ہو جانے کی وجہ سے یہ متنازعہ بن گیا۔ جمیعت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمن سمیت زیادہ تر سیاستدانوں کی رائے میں یہ غلط شق جلد بازی اور اس بل پر پوری طرح غور و فکر نہ کرنے کی وجہ سے شامل ہو گئی جبکہ پاکستان کی زیادہ تر عوام کی رائے میں اس غلط شق کا شامل ہونا مملکت خداداد پاکستان کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش تھی، جس کا مقصد خاندانی نظام کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کرنا تھا اور اس بات کو تقویت اس طرح حاصل ہوتی ہے کہ جب یہ بل پیش کیا گیا تو جماعت اسلامی نے روز اول سے اس متنازعہ شق

کی مخالفت کی۔ اس کے خلاف آواز اٹھائی اور ترمیمی بل بھی پیش کیا، اس کے باوجود تمام سیاسی جماعتوں نے متفقہ طور پر یہ بل پاس کر لیا اور یوں قانونی طور پر ملک میں لاگو ہوا۔ بعد ازاں جماعت اسلامی نے اس ایکٹ کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا۔

سینیٹر مشتاق احمد نے سینیٹ میں تقریر کے دوران بتایا کہ 2018ء کے بعد سے تین برسوں میں نادر کو جنس تبدیل کی تقریباً تیس ہزار درخواستیں موصول ہوئیں، جن میں پندرہ ہزار ایک سو پندرہ عورتوں نے اپنی جنس تبدیل کرائی، سولہ ہزار مردوں نے اپنی جنس تبدیل کرائی جبکہ خواجہ سراؤں کی جانب سے صرف تیس درخواستیں موصول ہوئی ہیں اور یہی لمحہ فکریہ تھا۔ یوں یہ تنازعہ بل پوری قوم کی توجہ کا مرکز بنا اور ملک بھر میں اس پر احتجاج کیا گیا اور آخر کار 26 ستمبر 2022 کو سینیٹ میں ٹرانس جینڈرز افراد کے حقوق کے حوالہ سے متعلق پیش کیا گیا ترمیمی بل متعلقہ کمیٹی کے سپرد کیا گیا جس سے ٹرانس جینڈرز ایکٹ معطل قرار پایا۔

### 3.3 نصوص شریعہ اور ٹرانس جینڈرز

قرآن کریم میں انسانوں کی دو اصناف مرد اور عورت کا ہی ذکر کیا گیا ہے، تیسری جنس یا ٹرانس جینڈرز کا ذکر یا مسائل موجود نہیں۔ نصوص شریعہ میں بھی مخنث (ٹرانس جینڈرز) کے مسائل کو الگ سے بیان نہیں کیا گیا بلکہ ٹرانس جینڈرز کو بھی مرد اور عورت میں تقسیم کر دیا گیا، خاص طور پر ان سے پردہ کرنا اور وراثت کے حوالہ سے سفارشات موجود ہیں کہ ٹرانس جینڈرز کی غالب صفات کو دیکھا جائے اگر اس میں مردوں کی صفات غالب ہیں تو اس کے حوالہ سے وراثت کے مسائل مردوں والے ہوں گے اور اگر عورت والی صفات غالب ہوں گی تو وراثت کے مسائل عورتوں والے ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ کی بعض احادیث سے ٹرانس جینڈرز کے معاملات کو سمجھنا کافی آسان ہو جاتا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے!

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَىٰ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخْنَثٌ فَكَانُوا يَعْدُونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولَى الْإِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلْتُ أَقْبَلْتُ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرْتُ أَدْبَرْتُ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أَرَىٰ هَذَا يَعْرِفُ مَا هَا هُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكَ قَالَتْ فَحَجَّجُوهُ.<sup>5</sup>

حضرت عائشہ سے روایت ہے! نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور لوگ اسے جنسی خواہش نہ رکھنے والوں میں شمار کرتے تھے، نبی کریم ﷺ ایک دن تشریف لائے تو وہ آپ ﷺ کی بعض بیویوں کے پاس بیٹھا ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا، اس نے کہا! جب وہ آتی ہے تو (صحت مندی کے سبب) چار سلوٹوں سے آتی ہے اور جب جاتی ہے تو آٹھ سلوٹوں کے ساتھ جاتی ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا! میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ مخنث جو چیز یہاں دیکھتا ہو گا کسی دوسری جگہ بیان کرے، یہ تمہارے

پاس نہ آیا کرے۔ سیدہ فرماتی ہیں پھر لوگوں نے اس سے پردہ کروادیا۔

صحیح بخاری میں ایک حدیث دو مقامات پر بیان ہوئی ہے جو درج ذیل ہے!

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخْنَثٌ، فَقَالَ الْمُخْنَثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: إِنْ فَتَحَ اللَّهُ لَكُمْ الطَّائِفَ غَدَا أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَدْخُلْنَ هَذَا عَلَيْكُنَّ<sup>6</sup>.

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما تھے، گھر میں ایک مغیث (خواجہ سرا) نامی مخنث بھی تھا۔ اس مخنث نے ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابی امیہ سے کہا کہ اگر کل اللہ نے تمہیں طائف پر فتح عنایت فرمائی تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی کو دکھلاؤں گا کیونکہ وہ سامنے آتی ہے تو (صحت مندی کی وجہ سے) اس کے چار شکنیں پڑ جاتی ہیں اور جب پیچھے پھرتی ہے تو آٹھ ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) سے فرمایا کہ یہ مخنث (آئندہ) تمہارے پاس نہ آئے۔

درج بالا احادیث کے مطالعے اور تفکر سے علم ہوتا ہے کہ مذکور خواجہ سرا (مخنث) مردانہ صفات کا حامل تھا یا اس میں زنانہ کی بجائے مردانہ صفات حاوی تھیں اور اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اس کا گھر میں آنا منع فرمادیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی اس سے خواتین کو پردہ کروایا۔

جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ اور حدیث کی دیگر کتب میں درج ذیل حدیث بیان ہوئی ہے جس کی سند کو بعض محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ اس حدیث میں کسی مرد کو مخنث (ٹرانس جینڈر) کہنے کی سزا بیان ہوئی ہے!

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيٌّ، فَاضْرِبُوهُ عَشْرِينَ، وَإِذَا قَالَ يَا مُخْنَثٌ فَاضْرِبُوهُ عَشْرِينَ<sup>7</sup>.

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا! جب کوئی آدمی دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے لگاؤ اور جب مخنث (ٹرانس جینڈر) کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے لگاؤ۔

سنن الکبریٰ للبیہقی میں وراثت کے بیان میں مخنث (ٹرانس جینڈر) کی وراثت کے حوالہ سے بھی ایک ساتھ چھ (6)

ایک طرح کی احادیث بیان ہوئی ہیں جن میں سے دو درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الْجَلِيلِ عَنِ رَجُلٍ مِنْ بَكْرِ بْنِ وَاثِلٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْأَلُ عَنِ الْخُنْثَى فَمَنْ الْقَوْمَ فَلَمْ يَدْرُوا فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنْ بَالَ مِنْ مَجْرَى الذَّكَرِ فَهُوَ غُلَامٌ وَإِنْ بَالَ مِنْ مَجْرَى الْفَرْجِ فَهُوَ جَارِيَةٌ<sup>8</sup>.

عبدالجلیل بکر بن وائل کے ایک آدمی سے نقل فرماتے ہیں کہ اس نے کہا، میں نے علی کے پاس آکر پیچھے کے بارے میں پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، اگر وہ ذکر (مردانہ عضو مخصوصہ) سے پیشاب کرے تو لڑکا ہے اگر فرج (زنانہ عضو مخصوصہ) سے پیشاب کرے تو لڑکی ہے۔

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَجِنَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ زَمَانَ الْحَجَّاجِ فَارْسَلُوا إِلَيْهِ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخُنْثَى كَيْفَ يُورَثُ؟ فَقَالَ: تَسَجِنُونِي وَتَسْتَفْتُونِي ثُمَّ قَالَ: انظُرُوا مِنْ حَيْثُ يَبُولُ فَوَرِثَهُ مِنْهُ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ فَإِنْ بَالَ مِنْهُمَا جَمِيعًا قُلْتُ: لَا أَدْرِي فَقَالَ سَعِيدٌ يُورَثُ مِنْ حَيْثُ يَسْبِقُ.<sup>9</sup>

حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جابر بن زید کو حجج کے زمانہ میں مصیبت میں مبتلا کیا گیا، پھر انہوں نے جابر سے خنث کی میراث کے بارے میں سوال کیا؟ جابر نے کہا، مجھے تکلیف دیتے ہو، پھر فتویٰ بھی مانگتے ہو۔ پھر کہا، جہاں سے وہ پیشاب کرتا ہے وہاں سے اندازہ لگا کر اس کو وارث بنا دو۔ قتادہ کہتے ہیں، میں نے یہ سعید بن مسیب کے سامنے بیان کیا، انہوں نے کہا، اگر دونوں سے پیشاب کرے؟ میں نے کہا، میں نہیں جانتا۔ سعید نے کہا جہاں سے سبقت لے جائے گا وہاں کے مطابق وارث بنا دیا جائے گا۔

#### 4 LGBTQ+ کا تعارف

عصر حاضر میں LGBTQ+ یا LGBTQ2A اور اس طرح کے دیگر ناموں سے دنیا بھر میں تحریکیں موجود ہیں جس کے مطابق ہر شخص کو آزادی اظہار کی طرح سے آزادانہ جنسی تعلقات کے حوالہ سے بھی آزادیاں حاصل ہیں جن میں زیر نظر مضمون کے تناظر میں دو نہایت اہم ہیں، پہلی آزادی یہ کہ کوئی بھی شخص چاہے وہ مرد ہے، عورت ہے یا تیسری جنس (خواجہ سرا)، بغیر کسی طبی وجہ کے اپنی جنس تبدیل کرانا چاہتا ہے تو وہ قانونی طور پر بغیر کسی میڈیکل کے جنس تبدیل کر سکتا ہے۔ ایک مرد محض ایک درخواست دے کر اپنی شناخت تبدیل کر کے عورتوں والے حقوق حاصل کر سکتا ہے، یوں معاشرے کے افراد کو اس مرد کو عورت ہی سمجھنا پڑے گا اور اس مرد کو قانونی طور پر عورت کے حقوق حاصل ہوں گے۔ اسی طرح ایک عورت بھی بغیر کسی میڈیکل کے محض ایک درخواست دے کر اپنی جنس تبدیل کر سکتی ہے، یوں وہ قانونی طور پر مردوں کے حقوق حاصل کر سکتی ہے۔ نیز یہ کہ ایک مرتبہ قانونی طور پر جنس تبدیل ہو جانے کے بعد بھی انہیں جب کبھی اپنے جنسی احساسات میں تبدیلی کا احساس ہو تو وہ قانونی طور پر اپنی جنس کو تبدیل کر سکتے ہیں کیونکہ ان کے خیال میں جنس کا تعلق جسمانی اعضاء کی بجائے احساسات سے ہے۔



جنسی تعلقات کے حوالہ سے دوسری بڑی آزادی یہ کہ ہر مرد یا عورت کو یہ آزادی بھی حاصل ہے کہ کوئی مرد چاہے تو کسی دوسرے مرد سے جنسی تعلقات رکھے اور کوئی عورت چاہے تو دوسری عورت سے جنسی تعلقات رکھ سکتی ہے اور ریاست کو ایسے لوگوں کو تحفظ دینا چاہیے۔ LGBTQ+ میں L سے مراد Lesbian ہے جس کے معنی وہ عورت ہے جو دوسری عورت یا عورتوں سے جنسی تعلق رکھتی ہو، G سے مراد Gay ہے جس کے معنی ایسا مرد ہے جو دوسرے مرد یا مردوں سے جنسی تعلق رکھتا ہو۔ B سے مراد Bisexual ہے جس کے معنی ہم جنس پرست یعنی اپنی ہی جنس سے یا مخالف جنس، دونوں ہی جنسوں سے آزادانہ جنسی تعلقات رکھنے والے لوگ ہیں، T سے مراد Transgender ہے جس کے معنی خواجہ سرا افراد کا آزادانہ جنسی تعلق رکھنا ہے۔ Q سے مراد Queer or Questioning ہے جس کے معنی ہر طرح کے آزاد جنسی تعلق رکھنے والے لوگ ہیں، + سے مراد ہم جنس، مخالف جنس یا دونوں جنسوں میں آزادانہ جنسی تعلق رکھنے والے دیگر لوگ ہیں<sup>10</sup>۔ المختصر یہ وہ لوگ ہیں جو ہم جنس پرستی، مخالف جنس پرستی، محرمات (ماں، بہن، بیٹی وغیرہ) یا جانوروں سے جنس پرستی، اعضائے مخصوصہ کے علاوہ دیگر اعضاء مثلاً منہ اور گردن کا جنسی استعمال وغیرہ کی آزادی چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہر طرح کی جنسی آزادی کے حوالہ سے کوئی قانون ان کے مانع نہ ہو۔

#### 4.1 جنسی آزادی اور ہم جنس پرستی کے رجحانات

ہر دور میں ہی ہم جنس پرست، محرمات سے جنس پرستی اور آزاد جنسی تعلقات رکھنے والے لوگ موجود رہے ہیں۔ بد قسمتی سے پاکستان کے مدارس بھی ہم جنس پرستی کے حوالہ سے خاصے بدنام ہیں۔ جبکہ کم پڑھے لکھے اور جاہل طبقہ کے فارغ رہنے والے لوگ عموماً ہم جنس پرستی، مخالف جنس پرستی اور آزادانہ جنسی تعلقات کے حوالہ سے ہی گفتگو کرتے اور یہاں تک کہ دو مردوں یا دو عورتوں کی دوستی کو ہمیشہ ہم جنس پرستی کی شکل دیتے اور بہتان لگاتے نظر آتے ہیں۔ مثبت مصروفیات نہ ہونے، اچھی کتب کا مطالعہ نہ کرنا اور عبادات و خالق حقیقی سے حقیقی تعلق نہ ہونے کے باعث جنس زدہ معاشرے کی عکاسی مختلف ماہرین نفسیات اور ادیبوں نے بڑے اچھے سے کی ہے۔ ماہرین نفسیات میں سگمنڈ فرائیڈ اور ادیبوں میں سعادت حسین منٹو پر تو اس حوالہ سے حدود کو تجاوز کر جانے والے لوگوں میں سے ہیں۔

اگر اردو ادب کی بات کی جائے تو بہر حال ایک مسلمان کے لئے یہ بات باعث شرمندگی ہے کہ اردو ادب میں بھی فارسی اور انگریزی ادب کی طرح اس موضوع پر بہت مواد موجود ہے۔ ہم جنس پرستی کے موضوع پر سعادت حسین منٹو کا افسانہ "دودا پہلوان"<sup>11</sup> سمیت بہت سے افسانے اور انشائیے موجود ہیں۔ اور اس بارے میں تو خیر یہ موقف پیش کیا جاتا ہے کہ ادیب معاشرے کا عکاس ہوتا ہے لیکن ہمارے شعراء کی شاعری میں امر پرستی کا رجحان شرمندہ کرنے والا ہے۔ ولی دکنی، میر، سودا، مومن، مصحفی، صہبائی، شہینہ، سوز، آتش اور دیگر شعراء کے کلام میں امر پرستی کے حوالہ سے واضح اشعار موجود ہیں۔ جن سے

شعراء میں امر پرستی کا رجحان نظر آتا ہے۔ میر تقی میر کے چند اشعار تو خاصے معروف ہیں!

میر کیا سادہ ہیں، بیمار ہوئے جس کے سبب  
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں  
کیفیتیں عطار کے لونڈے میں بہت تھیں  
اس نسخے کی کوئی نہ رہی حیف دوا یاد  
اس حوالہ سے آبرو شاہ مبارک کے اشعار پیش کرنا تو سراسر شرمندگی ہے!  
جو لونڈا چھوڑ کر رنڈی کو چاہے  
وہ کوئی عاشق نہیں ہے بواہوس ہے  
مصحفی اپنی دلیری کچھ اس طرح دکھاتے ہیں!  
لیا میں نے بوسہ بہ زور اس سپاہی زادے کا  
عزیز و اب بھی کچھ مری دلاوری دیکھی  
الختصر یہ کہ فارسی اور انگریزی ادب کی طرح اردو ادب بھی امر پرستی کے رجحانات سے بھرپور ہے۔

#### 4.2 قرآن کریم میں ہم جنس پرستوں کا ذکر

تاریخی طور پر دیکھا جائے تو قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کا ذکر موجود ہے جنہوں نے حضرت لوط علیہ السلام کی وعظ و نصیحت کا کوئی اثر قبول نہ کیا اور ہم جنس پرستی کے گھناؤنے فعل میں مبتلا رہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا اور ان کا شہر سدوم جو اردن میں بحیرہ مردار (Dead Sea) کے قریب واقع تھا، معدوم کر دیا۔ قرآن کریم میں ہے!

وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ- إِنَّكُمْ لَأْتَاؤُونَ  
الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ، بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ- وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ  
قَالُوا أَخْرِجُوهُمْ مِنْ قَرْيَتِكُمْ، إِنَّهُمْ أَنْاسٌ يَتَطَهَّرُونَ- فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ، كَانَتْ  
مِنَ الْغَابِرِينَ- وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا، فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ-<sup>12</sup>

اور لوط کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا، پھر یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے کہا "کیا تم ایسے بے حیا ہو گئے ہو کہ وہ فحش کام کرتے ہو جو تم سے پہلے دنیا میں کسی نے نہیں کیا۔ تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہو، حقیقت یہ ہے کہ تم بالکل ہی حد سے گزر جانے والے لوگ ہو۔ مگر اس کی قوم کا جواب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ "نکالو ان لوگوں کو اپنی بستیوں سے، بڑے پاکباز بنتے ہیں یہ۔ آخر کار ہم نے لوط اور اس کے گھر والوں کو بجز اس کی بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی، نجات دی۔ اور اس قوم پر برسائی ایک بارش، پھر دیکھو کہ ان مجرموں کا کیا انجام ہوا۔

### 4.3 جنسی آزادی اور ہم جنسی پرستی کی حالیہ تحریکوں کا مختصر جائزہ

ہم جنس پرستوں اور ہر طرح کی جنسی آزادی کی حالیہ عالمی تحریک کا آغاز Gay Liberation Front (GLF) کے نام سے برطانیہ سے ہوا جس کا پہلا اجلاس لندن سکول آف اکنامکس کے تہہ خانے میں 13 اکتوبر 1970ء کو ہوا۔ باب میلورز (Bob Mellors) اور آبری والٹر (Aubrey Walter) نے مختلف ناموں سے اس تحریک کا دائرہ کار امریکہ اور یورپ کے ممالک سمیت دنیا کے دوسرے ممالک تک پھیلا یا<sup>13</sup>۔

مضد دو سال بعد ہی 1972ء میں یہ تحریک یا تحریکیں (Lesbian, Gay, Bisexual & Transgender) کی عالمی تحریک کی صورت میں سامنے آئی۔ جس کے نتیجے میں نیدر لینڈ نے 2001ء میں سب سے پہلے ہم جنس پرستی کو قانونی تحفظ دیا اور باقاعدہ قانون سازی کی۔ 2003ء میں بیلجیئم اور سپین جبکہ 2005ء میں کینیڈا نے ہم جنس پرستوں کی شادی اور انہیں قانونی تحفظ فراہم کرنے کے لئے قانون سازی کی۔ ساؤتھ افریقہ تاحال افریقہ کا واحد ملک ہے جہاں اس حوالہ سے 2006ء میں قانون سازی ہوئی۔ آئس لینڈ اور ارجینٹائن میں 2010ء میں اس حوالہ سے قانون سازی کی۔

26 جون 2015ء کو یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ کی سپریم کورٹ نے ایک تفصیلی فیصلہ جاری کیا جس میں ہم جنس پرستوں کو امریکہ کا شہری تسلیم کیا گیا اور امریکہ میں ان کے رہائش کے حق کو تسلیم کیا گیا۔ 6 ستمبر 2018ء کو انڈیا کی سپریم کورٹ نے بھی اپنے ایک فیصلے میں ہم جنس پرستوں کو قانونی تحفظ مہیا کیا۔<sup>14</sup>

### 4.4 پاکستان میں معطل ہونے والا ٹرانس جینڈر ایکٹ اور جنسی آزادی کی تحریک

پاکستان کے بہت سے مقتدر حلقے اور عوام الناس کی ایک بڑی تعداد سمجھتی ہے کہ پاکستان میں معطل ہونے والے ٹرانس جینڈر ایکٹ کی متنازعہ شق بھی دراصل مذکورہ جنسی آزادی کی انٹرنیشنل تحریک کا ہی تسلسل تھی اور ایک سازش کے تحت وہ متنازعہ شق ایکٹ کا حصہ بن گئی جس کے نتیجے میں خاندانی نظام کے ٹوٹ پھوٹ اور مادر پدر جنسی آزادی کی راہیں ہموار ہو سکتی تھیں اور اسی وجہ سے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے پیش نظر اس میں ترمیم کی جائے گی۔

### خلاصہ مباحث

پاکستان میں ٹرانس جینڈر افراد انتہائی ذلت آمیز زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ ان کے پاس زندگی گزارنے کے صرف تین ہی راستے ہیں کہ پہلے نمبر پر مجرے اور رقص کر کے پیسے کمانا، دوسرے نمبر پر جسم فروشی اور تیسرے نمبر پر بھیک مانگ کر زندگی بسر کرنا۔ معاشرے میں ان کو کسی قسم کے کوئی حقوق حاصل نہیں ہیں۔ معاشرے میں ان کی حیثیت اچھوت کی سے ہے۔

پاکستان میں ٹرانس جینڈر بچوں کے حوالہ سے چونکہ کوئی آگاہی نہیں ہے اس لیے ان کے علاج و معالجہ کی جانب کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ ٹرانس جینڈر بچوں کو حقوق دلانے کے حوالہ سے اسلامی ماہر قانون ڈاکٹر محمد اسلم خاکی نے سپریم کورٹ آف پاکستان میں درخواست دی تاکہ وہ بھیک مانگنے، ناچنے اور جسم فروشی کی بجائے باعزت طریقے سے زندگی گزار سکیں۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کی روشنی میں قومی اسمبلی نے 2018ء میں ٹرانس جینڈر (خواجہ سرا) کو قانونی شناخت دینے کے لئے ٹرانس جینڈر پرسنز پروٹیکشن آف رائٹس بل منظور کیا جس نے تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کے بعد 8 مئی 2018 کو ایکٹ کی شکل اختیار کی اور پورے ملک میں لاگو ہوا۔ لیکن اس میں ایک متنازعہ شق شامل ہوئی جس کے مطابق جنس کی تبدیلی کا اختیار خود فرد کو دے دیا گیا اور اس میں ٹرانس جینڈر (خواجہ سرا) کی بھی کوئی قید نہیں رکھی گئی یعنی کوئی بھی شخص چاہے وہ مرد ہے، عورت ہے یا تیسری جنس (خواجہ سرا) بغیر کسی طبی وجہ کے اپنی جنس تبدیل کرانا چاہے تو وہ بغیر کسی میڈیکل کے، محض ایک درخواست دے کر جنس تبدیل کر سکتا تھا۔

یوں بغیر کسی میڈیکل کے اس طرح مرد کے عورت بن جانے سے اور عورت کے مرد بن جانے سے نہ صرف وراثت کے مسائل پیدا ہو سکتے تھے بلکہ معاشرے میں بگاڑ پیدا ہو سکتا تھا۔ یہاں تک کہ مرد کی مرد سے اور عورت کی عورت سے شادی کے واقعات کے پیش آنے کا بھی خطرہ موجود تھا۔ پاکستان کے زیادہ تر سیاستدانوں کی رائے میں یہ غلط شق جلد بازی اور اس بل پر پوری طرح غور و فکر نہ کرنے کی وجہ سے شامل ہو گئی جبکہ پاکستان کی زیادہ تر عوام کی رائے میں اس غلط شق کا شامل ہونا مملکت خداداد پاکستان کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش تھی، جس کا مقصد خاندانی نظام کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کرنا تھا جو ہم جنس پرستوں اور ہر طرح کی جنسی آزادی کے حوالہ سے چلنے والی تحریکوں کا نتیجہ تھی۔ عصر حاضر میں اس طرح کی عالمی تحریکوں کو LGBT+ یا (Lesbian, Gay, Bisexual & Transgender) اور اس طرح کے دیگر ناموں سے جاتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ملک پاکستان میں ایسے قوانین بنائے جائیں جن سے نہ صرف ٹرانس جینڈرز کو ان کے حقوق مل جائیں بلکہ ہم جنس پرستی اور آزادانہ جنسی حقوق کے لیے سرگرم انٹرنیشنل تحریکوں کی بھی کسی قسم کی حوصلہ افزائی نہ ہو۔

### تجاویز و سفارشات

- ایسی قانون سازی ہونی چاہئے کہ ہر نو مولود بچے کا طبی معائنہ ضروری ہو تاکہ کسی بیماری میں مبتلا، معذور اور خدا نخواستہ ٹرانس جینڈر بچوں کا ریکارڈ مرتب ہو سکے اور مستقبل میں ایسے تمام خصوصی بچوں کا علاج حکومت کی جناب سے نہ صرف مفت ہو بلکہ والدین کو قانونی طور پر پابند بنایا جائے کہ وہ اپنے بچے کا علاج کرانے میں حکومتی اداروں کا یقینی طور پر ساتھ دیں۔

- ایسے معذور اور ٹرانس جینڈر خصوصی بچے جن کا مکمل علاج ممکن نہ ہو اور ان کے والدین بھی اس قابل نہ ہوں کہ انہیں بہتر طریقہ سے سنبھال سکیں اور ان کی بہترین تعلیم و تربیت کر سکیں، ایسے خصوصی بچوں کے لئے ہر چھوٹے اور بڑے شہروں میں مختلف مقامات پر ایسے سینٹرز بنائے جائیں جہاں ایسے بچوں کی تعلیم و تربیت اور علاج و معالجے کے خصوصی انتظامات موجود ہوں اور والدین جب چاہیں اپنے بچوں سے مل سکیں اور ان کے ساتھ کچھ وقت بھی گزار سکیں۔ ان خصوصی بچوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ بھکاری بننے کی بجائے مستقبل میں باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔
- سرکاری ہسپتالوں کی طرز پر مفت کونسلنگ اور سائیکو تھراپی سنٹرز قائم کیے جائیں اور ان کی تشہیر بھی کی جائے، تاکہ ان سینٹرز سے نہ صرف ان لوگوں کا علاج ہو جو مخالف جنسی جذبات و احساسات رکھتے ہیں جیسے کوئی لڑکا، لڑکی بننے کا رجحان رکھتا ہے یا کوئی لڑکی، لڑکا بننے کا رجحان رکھتی ہے، بلکہ ضدی، نافرمان، چڑچڑے اور مختلف نفسیاتی مسائل میں مبتلا بچوں اور بڑوں کا علاج بھی ممکن ہو سکے۔
- متعلقہ حکومتی اداروں کو عوام الناس کو نماز، ذکر و فکر اور مذہبی عبادات کی جانب راغب کرنے کے لئے پروگراموں کی تشہیر بذریعہ پرنٹ، ڈیجیٹل اور سوشل میڈیا کرنا چاہیے کہ بہت سے نفسیاتی و روحانی علاج محض نماز اور ذکر و فکر کی برکت سے ہی ممکن ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کی کونسلنگ و سائیکو تھراپی کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔
- اگر ٹرانس جینڈر بچوں کا علاج ممکن ہو جائے تو علاج معالجے کے بعد وہ معاشرے میں مرد یا عورت کے طور پر باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں گے اور آئندہ چند دہائیوں میں جب ٹرانس جینڈر ہی نہیں ہوں گے تو ٹرانس جینڈر کے مسائل بھی ختم ہو جائیں گے اور جو غلیظ قسم کی عالمی تحریکیں ہم جنس پرست مردوں، عورتوں کے ساتھ ٹرانس جینڈرز کو بھی اپنی تحریکات میں شامل کر کے اس دنیا کو فری سیکس سوسائٹی میں تبدیل کرنا چاہتی ہیں، انہیں منہ کی کھانے پڑے گی۔
- اگر مملکت خداداد پاکستان میں طبی سہولتوں اور تھراپی کے ذریعے ان امور کو ممکن بنا لیا گیا تو انشاء اللہ پوری دنیا اس ماڈل کو اپنا کر دنیا بھر سے ٹرانس جینڈرز کے مسائل کا خاتمہ کرے گی اور ملک و قوم کا نام روشن ہو گا۔

## حوالہ جات

- 1 Dr. Leon Bullard & Others, Embryonic & Fetal Development, University of South Carolina, 2015, p.06.
- 2 Transgender Persons, Protection of rights Act, 2018 (Pakistan).
- 3 البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب اللباس، حدیث: 5886۔  
Al-Bukhārī, Muhammad bin Ismaīl, Abū Abdullah, Al-Jāme'u Al-Sahih, dār al-hadarat lil-nasher wa al-Taūzee, Riyadh, 2015, kitāb Al-libās, hadith number: 5886.
- 4 Transgender Persons, Protection of rights Act, 2018 (Pakistan).
- 5 المسلم، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح المسلم، کتاب السلام، حدیث: 5691۔  
Muslim, Abū al-Hussain bin Al-Hajjāj, Al Jamei Al Sahih, dār al-hadarat lil-nasher wa al-Taūzee, Riyadh, 2015, Kitāb al-salām, number: 5691.
- 6 البخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب النکاح، حدیث: 5235۔  
Al-Bukhārī, Muhammad bin Ismaīl, Abū Abdullah, Al-Jāme'u Al-Sahih, kitāb Al-nikāh, hadith number: 5235.
- 7 ترمذی، محمد بن سورہ، ابو عیسیٰ، جامع ترمذی، کتاب الحدود، حدیث: 1462۔  
Tirmidī, Muhammad bin Isa, Sunan, , dār al-hadarat lil-nasher wa al-Taūzee, Riyadh, 2015, Kitāb al-hudud, number: 1462.
- 8 البہیقی، احمد بن الحسن، ابو بکر، السنن الکبریٰ، کتاب الوراثت، حدیث: 12520۔  
Al Bayhqī, Ahmad bin Alhasan, Alsunan Alkubrā, Kitāb al-warasah, number: 12520
- 9 البہیقی، السنن الکبریٰ، کتاب الوراثت، حدیث: 12521۔  
Al Bayhqī, Alsunan Alkubrā, Kitāb al-warasah, number: 12521
- 10 Joshua G & Others, An Exploration of LGBTQ+, Utah State University, Sage Publishers, 2020, p.03.
- 11 منٹو، سعادت حسن، منٹو کے متنازع افسانے، ترتیب: ندیم احمد ندیم، بک کارنر جہلم، 2014، ص 426۔  
Manto, Sadat Hasan, Manto ky mutānazy afsāny, tarteeb: Nadim Ahmad Nadim, Book Corner, Jehlum, 2014, p 426
- 12 القرآن 7:80 تا 84۔  
Alqurān 7:80-84
- 13 Lucas Lan & OutRagel, an oral history, ISBN 978-0-304-33358-5, 1998, p.02,03.
- 14 Rajagopal Krishnadas, SC decriminalizes homosexuality, says history owes LGBTQ community an apology, The hindu, 2018.